THE CHURCH OF ROME and its Use of THE WORD OF GOD

Examined by

CANON W. P. HARES. B.A.

رُومی کلیسیا اور خدا کا کلام

یہ امر کسی سے مخفی نہیں بلکہ روزِ روشن کی طرح سب پر عیاں ہے کہ بائبل شریف جو خدا کا پاک کلام ہے اور ہر گنہگار کے لئے نُور الہدیٰ اور ہر قسم کی گمراہی اور بطلان سے بچانے کے لئے سچّا رہبر اور رہنما ہے چنانچہ اسی کے مطالعہ سے لُوتھر (Luther) نے مجبُور ہو کر رُومی کلیسیا کے بعض مسائل کو جو بائبل شریف کی تعلیم کے مطابق نہیں تھے اُن کی بیخکنی کی۔ سولھویں صدی کے آغاز میں لوگ بائبل شریف کو اپنی مادری زبان میں پڑھنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ اُس وقت سے کلیسیائی اصلاح کا زمانہ شروع ہُوا۔ اُس زمانے میں رُومی کلیسیا کی تعلیم کی جو بائبل شریف کی تعلیم کے مُتضاد تھی سخت مخالفت ہوئی۔ بنا بریں زمانہ حال میں بھی لاکھوں مسیحی بائبل شریف کا مطالعہ اپنی مادری زبان میں کرتے ہوئے معلوم کرتے ہیں کہ رُومی کلیسیا کی تعلیم بائبل شریف کی تعلیم نہیں ہے اور نہ ہی اُس کو تسلیم کرتے اور نہ ہی قدیمی رسُولی کلیسیا کی تعلیم گردانتے ہیں۔

چونکہ رُومی کلیسیا کے بہت سے مسائل بائبل شریف کی تعلیم کے خلاف ہیں اور یہ بھی کہ اُس کے رواج اور رسُومات پاک کلام پر مبنی نہیں لہٰذا ہم آسانی کے ساتھ اس مفہوم تک پہنچ جاتے ہیں کہ کیوں اُس کے پریسٹ وبشپ اپنے لوگوں کو بائبل شریف کے پڑھنے کے لیئے اُن کی حوصلہ افزائی نہیں کرتے۔ فادر ویتالس کی "مسیحی تعلیم" صفحہ ۱۲۲ پر یہ سوال پایا جاتا ہے "کیا پاک نوشتوں کا پڑھنا مسیحیوں کے لئے ضروری ہے"؟ اور فادر ویتالس یہ جواب دیتا ہے "ایسا ضروری نہیں لیکن مفید ہے"۔ یہ بات فادر خوب جانتے اور مانتے ہیں کہ جس جگہ مسیحی لوگ شوق سے خدا کا کلام پڑھتے اور اُس پر غور کر کے اُس کی تعلیم کے مطابق عمل پیرا ہوتے ہیں وہاں ہماری دال نہیں گلتی۔ چنانچہ کچھ عرصہ کی بات ہے کہ ایک رُومی پریسٹ نے گوجرہ کے علاقے کے مسیحیوں کو اپنی کلیسیا میں شامل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن ناکامیابی کا مُنہ دیکھنا پڑا اور لاچار کسی سے اِس طرح گویا ہُوا کہ آپ کے مسیحی بائبل شریف کی تعلیم سے ایسے واقف ہیں کہ وہ ہرگز اچھے رومن کیتھلک نہیں بن سکتے۔

بائبل مقدس کے پڑھنے کے بارے میں وہی بڑا بھاری فرق معلوم ہوتا ہے جو رُومی کلیسیا اور باقی رسُولی کلیسیاؤں میں نظر آتا ہے۔ رومن کیتھلک نہ صرف کلیسیا کی تعلیم ہی پر زور دیتے ہیں بلکہ اُس کو بائبل کی تعلیم پر ترجیح دیتے اور اس کی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ لیکن دیگر مسیحی ہمیشہ بائبل شریف کی تعلیم پر زور دیتے اور صرف اُسی کی زیادہ قدر اور تعظیم کرتے ہیں جس کے سبب سے انہوں نے ماس کی قربانی۔ اعتراف۔ اعراف۔ مغفرت نامے۔ مرحوم مقدسین سے دُعا مانگنا۔ تبدیلیٔ ماہیت وغیرہ کو رد کر دیا ہے کیونکہ اِن تمام متذکرہ بالا باتوں کا ثبوت بائبل شریف میں نہیں پایا جاتا۔

لیکن اگر ہمارے رومن کیتھلک دوست اُن تمام باتوں کا جو زیرِ بحث ہیں بائبل مقدس میں سے بیّن ثبوت پیش کرکے ثابت کردیں تو تمام اُمور کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور ہمارے اعتراضات ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرتے اور نہ ہی وہ عقلی اور نقلی دلائل سے پایۂ ثبوت تک پہنچا سکتے ہیں۔

چونکہ بائبل کے مطالعہ کے سبب سے سولھویں صدی میں کلیسیا کی اصلاح (Reformation) ہوئی اِس لئے ٹرینٹ کی کونسل (Council of Trent) نے جو اِصلاح کے بعد منعقد ہوئی بائبل مقدس کے مطالعہ کی بابت بڑی ہوشیاری سے اُنتظام کیا اور یہ حکم صادر کردیا کہ "کوئی شخص جس کے پاس بشپ کا لائسنس یعنی خاص اجازت نہ ہو ترجمہ شدہ بائبل کو خواہ وہ کیتھلک کلیسیا کی ہی کیوں نہ ہو نہ رکھے اور نہ پڑھے۔ لیکن اگر وہ رکھنے یا پڑھنے کی جُرأت کرے تو جب تک وہ اپنی بائبل بشپ کے حوالے نہ کردے اُس کو مغفرت یعنی (Absolution) نہ دیا جائے۔"

ٹرینٹ کی کونسل سے پہلے ٹولوس (Toulouse) کی کونسل نے ۱۲۲۹ء میں پوپ صاحب کی منظوری سے یہ حکم جاری کیا تھا کہ "ہم تاکیداً اُن تمام آدمیوں کو جو پادری نہیں ہوتے پُرانے اور نئے عہدنامے کو اپنی مادری زبان میں پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔" اِسی طرح ٹارّاگونا (Tarragona) کی کونسل ۱۲۳۴ء میں اور بیزیئرز (Beziers) کی کونسل ۱۲۴۶ء میں مسیحیوں کو منع کردیا کہ کوئی شخص ترجمہ شدہ بائبل کو اپنے پاس نہ رکھے۔

ہم بیشمار حوالہ جات پیش کرسکتے ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں رُومی بشپوں نے اپنے لوگوں کو پاک کلام پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے منع کردیا تھا۔ سنہ ۱۶۱۲ء میں کارڈینل بیلرمائن (Bellermine) نے یُوں

لکھا ہے کہ "ہم نہیں چاہتے کہ خدا کا ترجمہ شدہ کلام عوام کے سامنے پڑھا جائے اور نہ ہی ہم اجازت دیتے ہیں کہ ہر کوئی اُسے پڑھے۔" کارڈینل نیومین (Newman) جو اس قسم کی تمام ترجمہ شدہ بائبلوں کی سخت مخالفت کرتے تھے یوں رقمطراز ہیں کہ "ترجمہ شدہ بائبل ہی اپنی ذات میں بدعت کا ایک قلعہ ہے۔" فادر ہرلے (T. Hurley) جو ایک مشہور و معروف آئرش بشپ ہے رومی کلیسیا کے آجکل کے مروجہ قانون کا حوالہ دیتے ہوئے یوں لکھتا ہے کہ "رومی کلیسیا وہ ترجمہ جو غیر رومن کیتھلک ممبر کرتے ہیں اور خصوصاً اُن ترجموں کو جو بائبل سوسائٹیوں نے کیا ہے اُن کو پڑھنے سے منع کرتی ہے۔"

پوپ پائیس ہفتم ۱۸۱۶ء، پوپ لیو دوازدہم ۱۸۲۴ء اور پوپ پائیس نہم ۱۸۴۹ء نے خاص احکام جاری کئے اور اپنے لوگوں کو تاکیداً روکا کہ وہ ترجمہ شدہ بائبلوں کی تقسیم بالکل نہ کریں۔ اور یہ بھی کہ وہ بائبل سوسائٹی کی چالاکی سے خبردار رہیں۔ کارڈینل میری ڈل وَیل (Merry Del Val) ۱۹۱۹ء میں بائبل سوسائٹی کی تمام ترجمہ شدہ کُتب کو ممنوع کتب کی فہرست (Index) میں شامل کر دیا اور تمام رومن کیتھلکوں کو ان کے پڑھنے سے منع کر دیا۔

رومن کیتھلک کہتے ہیں کہ پروٹسٹنٹوں نے اپنی مطلب برآری دُنیوی مفاد اور اپنی تعلیم کی اشاعت کو وسعت دینے کی غرض سے بائبل کا غلط ترجمہ کر دیا ہے۔ مثلاً فادر میکئیر اپنی کتاب بنام "سچے مسیحی کا ایمان اور عمل" کے صفحہ ۹۵ میں یوں لکھتا ہے کہ "انہوں نے خدا کی مرضی کے برخلاف اور اپنے اختیار سے خدا کے کلام کو جو بائبل ہے بدل دیا ہے۔" اور فادر ویتالس اپنی کتاب بنام "مسیحی تعلیم" کے صفحہ ۱۲۲ میں یوں رقمطراز ہے کہ "وہ بائبل جو کلیسیا کی منظوری کے بغیر چھاپی جاتی ہے کلیسیا اُس کا پڑھنا کیوں منع کرتی ہے؟ ج۔ اس لئے کہ اُس میں اکثر

غلطیاں ہوتی ہیں جو کیتھلک ایمان کو نقصان پہنچا سکتی ہیں"۔ لیکن حیرت کا مقام ہے کہ وہ یہ نہیں بتاتے کہ ہم نے کونسا حصہ تبدیل کر دیا ہے۔ اگر ہمارے ترجمہ میں بہت سی اغلاط ہیں تو ہم پر واضح کیوں نہیں کرتے تاکہ اُن کی اصلاح کی جائے؟ اس طرح سے وہ اُن تمام خطرات سے جن کا اُن کو پروٹسٹنٹوں کی غلط شدہ بائبل سے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے محفوظ رہینگے۔

رومن فادر ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم نے دیدہ و دانستہ اپنی تعلیم کو شہرت دینے اور پھیلانے کی غرض سے خدا کے کلام کا غلط ترجمہ کیا ہے لیکن اپنی کلیسیا کی ترجمہ شدہ بائبل کے بارے میں بالکل خاموش ہیں اُس کے متعلق تو وہ ایک لفظ تک بھی نہیں بولتے۔ کیا وہ اِس بات سے بالکل بے بہرہ ہیں کہ پوپ سکسٹس پنجم (Sixtus V) پرانی ترجمہ شدہ ولگیٹ یعنی رُومی لاطینی بائبل سے ایسا سخت ناراض ہؤا کہ سن ۱۵۹۰ء میں اُس نے ایک نیا ترجمہ تیار کیا اور اُن لوگوں پر لعنت کی جو سن ۱۵۹۰ء کے بعد اور کوئی نیا ترجمہ کرنے کی جُرأت کریں لیکن باوجود اُس کے اِس لعنت کرنے کے اُسی کا جانشین پوپ کلیمنٹ ہشتم (Clement VIII) اِس ترجمہ سے اِس قدر ناراض ہؤا کہ سن ۱۵۹۲ء میں اُس نے ایک اَور ترجمہ شدہ لاطینی بائبل تیار کی اور یہاں تک پوپ سکسٹس پنجم کی ترجمہ شدہ بائبل کو بدل ڈالا اور اُس کی ترمیم کی اور اِس قدر غلطیاں نکالیں کہ جن کا شمار تین ہزار مقامات کے فرق پر مشتمل ہے۔

وہ ہماری بائبل کو یہاں تک مکروہ تصوّر کرتے ہیں کہ عدالت عالیہ میں ہماری بائبل پر حلف اُٹھانے کی بھی اجازت نہیں دیتے۔ (سچے مسیحی صفحہ ۴۸)

"جب وہ کسی کی صداقت کے لئے عدالت کی کچہری میں خدا کو گواہ ٹھہراتا ہے تو وہ کیتھلک بائبل یا اپنی صلیب استعمال کرتا ہے مگر وہ پروٹسٹنٹ بائبل یا کچھ

اور استعمال نہ کریگا۔"

وہ ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ بائبل کے متعلق ہماری تعلیم بالکل غلط ہے کیونکہ ہمارے دل تکبّر اور بُرائی سے معمور ہیں۔دیکھو "سچے مسیحی" صفحہ ۲۲" پروٹسٹنٹ اپنے ہی برخلاف کرتے ہیں جب وہ تعلیم دیتے ہیں کہ (۱) سب کتابیں اور صرف وہی جو اُن کی بائبل میں ہیں خدا کا الہامی کلام ہے (۲) کہ کسی مسئلہ پر جو بائبل سے نکالا نہ جائے اعتقاد نہیں رکھنا چاہئے۔ (۳) کہ ہر ایک ایماندار بائبل کا صحیح مفسر ہے۔ ان سب باتوں کے متعلق بائبل میں کچھ ذکر نہیں۔ یہ مسائل یا قواعد انہوں نے کہاں سے نکالے ؟ صرف اپنے اختیار سے جو صفر ہے اور اپنے ہی دلوں سے جو بدی اور مغروری سے بگڑے ہوئے ہیں۔"

رُومی فادر اِس بات کو پیش کرتے ہیں کہ خداوند مسیح نے اپنے لوگوں کو بائبل کے مطالعہ کے لئے کوئی حکم نہیں فرمایا۔ لیکن اُس زمانے میں عہدِ جدید موجود نہیں تھا جس کا لوگ مطالعہ کرتے۔ دیکھئے فادر ہیکیٹر کیسی فضول اور بہکی باتیں اپنی کتاب "سچے مسیحی" ص۱۱ میں لکھتا ہے "کوئی قوم بائبل پڑھنے سے کبھی مسیحی نہیں ہوئی کیونکہ خداوند یسوع مسیح نے کبھی حکم نہیں دیا کہ ہر ایک نجات کے لئے بائبل پڑھے اور کہ خدا کے کلام کو پڑھ کر اُس کے اپنے معنے لگائے۔ ہمارے خداوند نے اپنے رسولوں سے یا کسی اَور سے کبھی نہیں کہا کہ بائبل لو اور اُس کو پڑھو اور ہو سکے تو اُس کو سمجھو تو تم نجات پاؤ گے۔"

رومن کیتھلک کہتے ہیں کہ اگر مسیح اپنی تعلیم کتاب کے وسیلے سے دینا چاہتا تو وہ اُس کو خود ضبطِ تحریر میں لاتا یا کم از کم اپنے رسولوں کو تحریر میں لانے کا حکم دیتا لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔ ہم اِس سوال کا جواب اِسی مندرجہ سوال کے مطابق یہ دیتے اور پُوچھتے ہیں کہ کیا بائبل شریف الہامی تحریر ہے؟

نیز یہ بھی کہ کس نے نئے عہدنامے کو لکھنے کے لئے رسولوں اور بشیروں کو ہدایت کی؟ تو خواہ پروٹسٹنٹ ہوں خواہ رومن کیتھلک وہ دلی اعتقاد سے ضرور یہی جواب دینگے کہ رُوح القدّس نے۔ تو پھر ہم یہ پُوچھتے ہیں کہ کیا رُوح القدس خدا نہیں؟ کیا وہ باپ اور بیٹے کے برابر نہیں؟ اگر رُوح القدّس نئے عہدنامے کے وسیلے سے لوگوں کو مسیحیت کی تعلیم و تلقین کرنا چاہتا تھا تو کیا ہمارے خداوند یسُوع مسیح کا بھی یہی خیال اور منشا نہ تھا؟ ملاحظہ فرمائیے یوحنا ۲۰ میں یُوں لکھا ہے کہ "یہ اِس لئے لکھے گئے کہ تم ایمان لاؤ کہ یسُوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا کر تم اُس کے نام سے زندگی پاؤ۔"

باوجود اس کے رومن کیتھلک ہمیں یقین دلانا چاہتے ہیں کہ انجیل کے مصنفوں نے خداوند یسُوع مسیح کی زندگی کے حالات اور تعلیم ردّی حالت اور بُرے طریقے سے تحریر کی ہے کہ اگر کوئی اُس کو اپنی رہنمائی کے لئے پڑھے تو اُس کے گمراہ ہوجانے کا احتمال یقینی ہے۔ کیا وہ یہ نہیں جانتے کہ رُوح القدس نے رسولوں کی رہنمائی کی اور اپنی ہدایت سے مکاشفہ بخشا؟ کیا وہ ہمیں اس سے بہتر طریقے پر سچائی کی راہ پر گامزن کرا سکتے ہیں جیسے کہ رسولوں نے رُوح القدّس کے تحت میں ہوکر کرائی اور تقربِ الٰہی سے منوّر فرمایا؟

وہ اپنے لوگوں کو آگاہ کرتے ہوئے اس بات کی طرف راغب کرتے ہیں کہ مناظرہ کے وقت بائبل کے اقتباس کرنے میں ہوشیاری سے کام لو اور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ بائبل کی تعلیم کلیسیائی تعلیم سے ضرور مطابقت اور موافقت رکھے" (مسیحی تعلیم صفحہ ۱۲۲) "س۔ کیا بائبل لیکر دینی بحث کرنی دُرست ہے؟ ج۔ دُرست ہونا ہے لیکن اُس وقت یاد رکھنا چاہیئے کہ پاک نوشتوں کا سمجھنا اکثر مُشکل ہے اِس لئے بائبل کا بیان کلیسیا کی تعلیم

کے مطابق ہو۔" حاصل کلام۔ یہ ضروری ہے کہ رومن کیتھلک اپنی کلیسیا کی تعلیم پر ہی اعتقاد رکھیں خواہ کلیسیائی تعلیم بائبل کی تعلیم کے مطابق ہو یا نہ ہو۔ اِس لئے رُومی پریسٹوں کو نہایت ہوشیاری کے ساتھ متلاشئ حق کو تعلیمی اختلافات سمجھانے پڑتے ہیں۔ وہ اِس امر کی کوشش کرتے ہیں کہ اپنے لوگوں پر واضح کر دیں کہ رُومی کلیسیا اور اس کی تعلیم سچی ہے۔ اور جب متلاشی اُن کی تعلیم سے مُطمئن ہو جاتا ہے تب وہ اُسے بائبل کی تعلیم دیتے ہیں لیکن وہ بھی صرف اُسی قدر جس قدر کہ کلیسیا کی تعلیم کے مطابق ہو۔

فادر جے۔ سی ہوپرٹ (Houpert) لکھتا ہے کہ "بشپوں کے پاس الہامی کتابیں (یعنی بائبل) ہیں لیکن وہ تحریری طور پر غیر ضروری ہیں اور اُن کی تشریح و تفسیر زندہ اُستادوں (یعنی بشپ و پریسٹ) پر منحصر ہے جو غلطی نہیں کر سکتے۔" جائے تعجب ہے کہ پوپ بشپ اور پریسٹ بائبل کی تعلیم دیتے ہوئے اقرار کرتے ہیں کہ وہ کلام اللہ ہے تو بھی اُسے اپنی مطلب برآری کے لئے اپاکریفا (Apocrypha) کو بائبل شریف میں شامل کرتے ہیں جن کا یہودیوں اور ابتدائی مسیحیوں نے الہامی کتابیں ہونے سے اِنکار کیا۔ چونکہ ہم اپاکریفل یعنی (غیر مُستند) کتابوں کو الہامی تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی اُن کو کنانیکل (Canonical) کتابوں کی منزلت دیتے اور نہ ہی عقائد کے ثبوت کے لئے اُن سے سند لیتے ہیں اس لئے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بائبل کی کاٹ چھانٹ کر دی ہے دیکھو "سچے مسیحی" صفحہ ۲۔ "خدا کا تحریری کلام بائبل ہے اور سچا مسیحی ساری بائبل کو خدا کا کلام مانتا ہے جس کو کہ انسان نے کاٹا چھانٹا نہیں جیسا کہ پروٹسٹنٹ بائبل کا حال ہے۔"

وہ اِس بات کا دعویٰ تو کرتے ہیں کہ اپاکریفا بھی خدا کا کلام ہے۔ وہ اُس کو اُنہی آنکھوں سے دیکھتے ہیں جن آنکھوں سے ہم نئے عہد نامہ کو اور اُس کو وہی درجہ دیتے ہیں جو ہم عہد جدید کو لیکن رُومی کلیسیا اپنے اسی رویّہ سے اور اپاکریفل کتب کو رُوحانی گردانتے سے قدیمی کیتھلک کلیسیا کے نمونہ پر نہیں چلتی۔ چونکہ قدیمی کلیسیا نے اپاکریفا کی کتابوں کو الہامی نہیں مانا اور نہ ہی انہیں پاک نوشتوں کے ساتھ ملایا جیسا مقدّس جیروم (Jerome) نے لکھا ہے کہ "کلیسیا جوڈتھ۔ طوبائیس اور مکابی اگرچہ اپاکریفا کی کتابیں پڑھتی ہیں لیکن عقائد کے ثبوت کے لئے نہ اُن سے سند لیتی اور نہ ہی انہیں الہامی سمجھتی ہیں"۔

رومن کیتھلک اِس بات کا دعویٰ کرنے سے باز نہیں آتے کہ دُنیا میں صرف ہماری ہی کلیسیا الٰہی انتظام سے کتابِ مقدّس کی رہبر۔ معلّم اور مفسّر ہے۔ لفظ کلیسیا سے مُراد رُومی پوپ۔ بشپ اور پریسٹ ہے۔ وہی کتابِ مقدّس کے ناممکن الخطا اُستاد ہیں۔ اُن کے سوا کسی کو اختیار یا حق حاصل نہیں کہ کتابِ مقدّس کی منادی کریں اور اس کو سکھائیں۔ لیکن یاد رہے کہ وہ ایسے عجیب طور سے کتابِ مقدّس کو سکھاتے اور اُس کے ایسے معنی نکالتے ہیں کہ دوسرے لوگ انگشت بدنداں ہیں۔

کینیڈا کے ٹرنٹو (Toronto) میں ایک ڈوئے (Douay) نیا عہد نامہ نیویارک کے آرچ بشپ (P. J. Hayes) کی منظوری سے رومن کیتھلکوں کے لئے طبع کیا گیا۔ یہ کتاب اپنے حاشیہ کے نوٹوں کے لحاظ سے بہت ہی عجیب ہے۔ مثلاً ان نوٹوں کے مطابق متی کی انجیل ۱۶: ۱۸، ۱۹ اور اپطرس ۳۱: ۱۹

میں اعراف کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ متی ۲۶/۲۶ تبدیلیٔ ماہیت کا مسئلہ سکھاتی ہے۔ متی ۲۶/۲۷ اور یوحنا ۶/۵۳ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی مرضی یوں ہے کہ عشائے ربانی میں ہم انگور کا رس نہ پئیں صرف روٹی کھائیں۔ ا۔کرنتھی ۱۰/۱۶ اور عبرانی ۱۳/۱۰ میں ماس کی قربانی چڑھانے کا حکم ملتا ہے۔ اور یعقوب ۵/۱۴ میں آخری مالش کے ساکرامنٹ کا ذکر آتا ہے۔ کلسی ۲/۱۸ ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم فرشتوں سے دُعا مانگیں۔ ا۔تمطاؤس ۲/۵ میں کہ ہم مرحوم مقدسین سے بھی دُعا مانگیں۔ مندرجہ بالا حوالہ جات کے تحت میں پریسٹوں کی تعلیم کلیسیا میں مروّج ہے اور وہ اپنے آرچ بشپوں کی منظوری سے یہی تعلیم دیتے ہیں جس پر رُومی کلیسیا کاربند ہے۔ خیر وہ یہ تعلیم دیں لیکن ہم ایسی تعلیم کسی حال میں بھی قبول کرنے کو تیار نہیں۔ بیشک یہ رومی کلیسیا کی تعلیم ہے لیکن یاد رہے کہ وہ بائبل شریف کی تعلیم نہیں اور نہ ہی رسولی کلیسیا کی یہ تعلیم ہے۔

فادر برونو (Bruno) اپنی کتاب بنام "کیتھلک ایمان" صفحہ ۳۵ پر لکھتے ہیں "کیتھلک ایمان یعنی رُومی کلیسیا کا ایمان عجیب طور سے خدا کے کلام کے ہر لفظ سے بالکل متفق ہے"۔ آپ براہِ مہربانی اسی بات کو مدِ نظر رکھ کر ہمیں سمجھائیں کہ ماس کی قربانی کا مسئلہ کتابِ مقدس میں کہاں پایا جاتا اور تبدیلیٔ ماہیت کا مسئلہ کہاں ملتا ہے؟ سکوٹس (Scotus) نے جو چودھویں صدی کے شروع میں اوکسفورڈ کے علمِ الٰہی کے پروفیسر تھے یوں بیان کیا ہے کہ "کلیسیا نے یہ مسئلہ نویں صدی سے پہلے کبھی نہیں سکھایا کہ تبدیلیٔ ماہیت کا مسئلہ ماننا ضروری ہے"۔ اُس نے یہ بھی لکھا ہے کہ "یہ مسئلہ کتابِ مقدس سے ثابت نہیں ہوسکتا۔"

انگلستان کی کلیسیا نے صاف فرمایا ہے کہ "تغیرِ جوہر یعنی عشائے ربانی میں روٹی اور مے کے جوہر کا تبدل مقدس نوشتوں سے ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ یہ خیال اور رائے صریحاً کتابِ مقدس کے کلمات کی عین ضد ہے"۔

(۱۸ مسائلِ دین) ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ فادر برونو کس طور سے اپنے اِس دعویٰ کو پایۂ ثبوت تک پہنچا سکتے ہیں کہ "رُومی کلیسیا کا ایمان خدا کے کلام کے ہر لفظ سے بالکل متفق ہے"۔ یہ محض اس کی دماغی اختراع ہے۔

ہم حیرت میں ہیں کہ رُومی کلیسیا یہ بات سکھاتی ہے کہ بائبل شریف میں خدا کا مکمل مکاشفہ مندرج نہیں ہے اور رُومی کلیسیا کے پاس روایات ہیں جو الہامی اور بائبل شریف کی تعلیم کے برابر ہیں بلکہ اُن سے بھی جلیل القدر ہیں۔ وہ یہ بھی سکھاتی ہے کہ اِن روائتوں کی مدد کے بغیر ہم کتابِ مقدس کا مطلب نہیں سمجھ سکتے۔ دیکھو فادر برونو کی کتاب بنام "کیتھلک ایمان" صفحہ ۱۶۔ اِس دعویٰ کے جواب میں مقدس اتھاناسیس (Athanasius) یُوں رقمطراز ہیں کہ "پاک اور الہامی کلام یعنی کتابِ مقدس انجیل کی منادی کے لئے کافی و بس ہے"۔ نیز مقدس خروستم (Chrysostom) بھی اِس کے جواب میں یُوں تحریر کرتے ہیں کہ "کتابِ مقدس میں تمام باتیں اور مسائل صحیح اور آسان عبارت میں مندرج ہیں اور تمام ضروری باتیں صاف صاف عیاں اور ظاہر ہیں"۔ اور قدیم رسُولی بزرگ بہ اتفاق رائے جوایا یہی فرماتے ہیں۔ مثلاً سیرل باسل جیروم۔ یوسیبیس نیز باسل (Basil) ہمیں یقین دلاتے ہوئے یہ تلقین کرتا ہے کہ "جو باتیں کتابِ مقدس میں لکھی ہوئی ہیں اُن کا یقین کرو اور وہ باتیں جو مندرج نہیں اُن کی پیروی نہ کرو"۔

باوجود ان رسولی بزرگوں کی نصیحت کے فادر برونو بڑی دلیری سے یہ لکھتے ہیں کہ "روایات بہ نسبت کتاب مقدس کے ہمارے واسطے زیادہ مفید اور صحت ہیں"۔ ("کیتھلک ایمان" صفحہ ۲۱ و ۲۳ و ۲۴) آپ فادر برونو کی تعلیم کا پولوس رسول کی نصیحت کے ساتھ مقابلہ کریں۔ پولوس رسول نے تیمتھیس کو سمجھایا کہ "تو بیہودہ اور بوڑھوں کی سی کہانیوں سے کنارہ کر اور اُن باتوں پر جو تو نے پاک نوشتوں سے سیکھی ہیں قائم رہ کیونکہ وہی باتیں تجھے مسیح یسوع پر ایمان لانے سے نجات بخش سکتی ہیں"۔
(۱۔ تیمتھیس ۷:۴ ۲ تیمتھیس ۳/۱۴-۱۵)

فادر لسٹر (E Lester) اپنی کتاب بنام کیتھلک ڈیفنس (Catholic Defence) صفحہ ۲۲ میں ہم پر یہ الزام لگاتا ہے کہ "کیتھلک کلیسیا ہمارے خداوند کی باتیں مانتی ہے مگر پروٹسٹنٹ لوگ نہیں مانتے۔ کیتھلک کلیسیا کے باہر صرف بائبل کے ٹکڑے ٹکڑے ملنے جاتے ہیں۔ بڑی بڑی باتوں میں پروٹسٹنٹ لوگ بائبل کو رد کر دیتے ہیں"۔ خیر یہ تو فادر صاحب کا الزام ہے لیکن براہِ شفقت ہمیں وہ اس بات کو سمجھائیں کہ جب ہم اُس کے کہنے کے مطابق بائبل شریف کو رد کر دیتے ہیں تو کیوں اور کس لئے ہر سال بائبل سوسائٹی لاکھوں کی تعداد میں بائبل نئے عہد نامے و حصص چھاپتی اور انہیں قلیل قیمت پر تقسیم کرتی ہے؟ اور کیا وجہ ہے کہ پروٹسٹنٹ لوگ سال بسال لاکھوں بائبل شریف۔ نئے عہد نامے اور حصص بڑے شوق کے ساتھ خریدتے ہیں جس حال کہ وہ فادر صاحب کے کہنے کے مطابق اُن پر ایمان نہیں رکھتے؟

رومی فادر اکثر ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم نے اپنا مذہب پھیلانے

کے لئے کتابِ مقدس کو بدل دیا ہے اور اس میں سے بہت سی آیات کاٹ دی ہیں۔ مثلاً فادر میکیئر نے اپنی کتاب بنام "سچے مسیحی کا ایمان" کے صفحہ ۹۵ میں لکھا ہے کہ "پروٹسٹنٹ فرقے نے خدا کے کلام کو جو بائبل ہے بدل دیا ہے۔" نیز صفحہ ۲۰۰ "پروٹسٹنٹوں نے بائبل کو کاٹا اور چھانٹا ہے۔" فادر صاحب دوسروں پر صرف الزام لگانا جانتا ہے حالانکہ وہ خود ایسی غلطی کا مرتکب ہوتا اور اسی الزام کا خود ملزم قرار دیا جاسکتا ہے جو کہ وہ دوسروں پر لگاتا ہے۔ اگر آپ اُس کی کتاب "سچے مسیحی" صفحہ ۴۸ کا مطالعہ کریں، تو معلوم ہوگا کہ اُس کا کتابِ مقدس کے ساتھ کیا سلوک ہے۔

خروج ۲۰ باب ۱ تا ۱۷ آیت موسیٰ نے خدا کے حکم کے مطابق بنی اسرائیل اور ہر زمانے کے تمام برگزیدہ لوگوں کی رہنمائی کے لئے دس احکام عطا کئے۔ ۳ آیت سے لے کر ۶ آیت تک یُوں مرقوم ہے "تُو اپنے لئے کوئی مُورت یا کسی چیز کی صُورت . . . . مت بنا تُو اُن کے آگے اپنے تئیں مت جُھکا اور نہ اُن کی عبادت کر وغیرہ" دس احکام میں سے یہ دوسرا حکم ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ "سچے مسیحی" صفحہ ۴۵ اور نیز فادر ویتالس کی کتاب "مسیحی تعلیم" صفحہ ۴۸ و ۵۹ میں یہ مندرج نہیں ہے۔ اِن دونو فادروں نے ارادتاً اس دوسرے حکم کو ردّ کر دیا ہے لیکن باوجود اس کے اُن کی کتابوں میں دس احکام کی تعداد دس ہی ہے۔ شمار میں کسی قسم کا فرق نہیں آنے دیا۔ وہ اِس امر سے واقف ہیں کہ تمام جہان جانتا ہے کہ بنی اسرائیل کو دس احکام دِئے گئے اور اگر وہ صرف نَو لکھیں تو لوگ پھر پُوچھینگے کہ دسواں کہاں ہے؟ اِس لئے اُنہوں نے اپنے اختیار سے اصلی دوسرے حکم کے عوض ایک اَور حکم کا اضافہ کر دیا ہے یعنی "بیگانی عورت کی آرزو نہ کرنا" جو اُن کا نواں ۹ حکم ہے اور اسی

طرح دس حکم شمار میں پُورے رہے۔ فادروں نے اِس دوسرے حکم کو بڑی چالاکی سے نکال دیا ہے تاکہ اُن مُورتوں کی بابت جو اُن کے گرجوں میں اُن کے حکم سے رکھی گئی ہیں کوئی شخص اعتراض نہ کر سکے۔

رُومی فادر اپنے لوگوں کو یہ سکھاتے ہیں کہ اِس دُوسرے حکم کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ حکم پہلے حکم میں شامل ہے۔ لیکن خدا نے حضرت موسیٰ اور تمام انبیا نے اِس حکم کی ضرورت محسُوس کی اور اُس کو ضروری ٹھہرایا لیکن جائے تعجب ہے کہ رُومی کلیسیا اور اُس کے پریسٹ جو اپنے آپ کو خدا سے زیادہ دانشمند سمجھتے ہیں اِس دُوسرے حکم کو غیر ضروری قرار دیتے ہیں۔ بنابریں وہ اپنی تعلیم یا کاٹی کسمس یا سوال وجواب یا نماز کی کتاب میں شامل نہیں کرتے بلکہ اِس حکم کے خلاف اپنے گرجوں میں مُورتوں کے سامنے سر جُھکاتے اور اُن کی تعظیم کرتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ دُوسرا حکم پہلے حکم میں شامل نہیں بلکہ یہ بالکل علیحدہ حکم ہے۔ پہلا حکم ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں صرف ایک ہی واحد خدا کو ماننا چاہئے اور دُوسرا حکم ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی حال میں بھی کوئی مُورت بنا کر اُس کی پرستش نہ کریں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ رومن کیتھلک بائبل شریف کو مانتے تو ہیں بشرطیکہ اُس کی تعلیم کلیسیا کی تعلیم کے موافق ہو۔ ورنہ وہ اپنی کلیسیا ہی کی تعلیم کی زیادہ قدر ومنزلت کرتے اور بائبل کی تعلیم پر ترجیح دیتے ہیں۔ اُن کی بائبل میں اپاکرلفا بھی شامل ہے جس کو قدیمی رسُولی کلیسیا نے الہامی کتاب نہیں سمجھا ساتھ ہی وہ روایات کے بھی معتقد ہیں کہ وہ بھی کلام الٰہی ہے اور کتابِ مقدس کے برابر ہیں بلکہ زیادہ قدر ومنزلت رکھتی ہیں۔

اِس ردّی عقیدہ کے ساتھ ہم ہندوستان۔ برما اور لنکا کی کلیسیا کے قانون کا مقابلہ کریں۔ سنہ ۱۹۲۶ء میں اِس کلیسیا کی کونسل کلکتہ میں منعقد ہوئی اور جو بشپ صاحبان وہاں حاضر تھے انہوں نے اعلان کیا کہ "یہ کلیسیا عہدِ عتیق اور عہدِ جدید کی اُن مسلمہ کُتب کو مانتی ہے جن کو کُل کلیسیا قبول کرتی اور اُن کو بطور زندہ کلامِ ربّانی تسلیم کرتی ہے۔ اُن سے ہر قسم کی تعلیم کے بیانات کو پرکھتی ہے اور کسی ایسی بات کو نجات کے لئے ضروری قرار نہیں دیتی جو اِن کُتب سے ثابت نہ ہو سکے۔"

رُومی کلیسیا کے متعلق بہت سے اَور رسالے
جنابِ منیجر صاحب
پنجاب ریلجس بُک سوسائٹی۔ انارکلی لاہور
سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

پی۔ آر۔ بی۔ ایس۔ پریس انارکلی لاہور میں باہتمام مسٹر
ایف۔ ڈی۔ عارث سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور چھپکر شائع ہوا۔

P. R. B. S., LAHORE.